کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

مسلم کے چھ حقوق

مصنف

عطائے حضور مفتی اعظم ہند حضرت حافظ و قاری مولانا

محمد شاکر علی نوری

(امیر سنی دعوت اسلامی)

ناشر

مکتبہ طیبہ

۱۲۶/ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَانُوۡرَاللّٰہِ

دین اسلام حیات انسانی کے تمام شعبوں کے لئے اصول فراہم کرتا ہے۔ معاشرے میں انسانوں کے ساتھ باہمی تعلق قائم رکھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک بندے کا دوسرے بندے پر کیا حق ہے؟ جملہ بنی نوعِ انسان کے حقوق کی تفصیل قرآن واحادیث میں مذکور ہے۔ حقوق ومعاملات پر علمائے اہل سنت کی بہت سی کتابیں موجود ہیں جن میں حقوق پر تفصیلی گفتگو موجود ہے۔ زیرنظر کتابچہ میں مسلمانوں کے چھے حقوق پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے مابین حقوق کی ادائیگی کے تیئں بیداری پیدا ہو سکے اور اس کتابچہ کو پڑھ کر مسلمانوں کو اپنی معاشرتی ذمے داریوں کا احساس دامن گیر ہوتا کہ عنداللہ مواخذہ سے اپنے آپ کو بچا سکیں اور ایک صالح اور پرامن معاشرے کی تشکیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کریں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ حقوق کی اہمیت کا پتہ ہو، ہمیں یہ معلوم ہو کہ پورا معاشرہ پرامن اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ ہر کوئی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں مخلص ہو اور ادائیگی حقوق پر کاربند بھی ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم حقوق کی معرفت حاصل کریں اور اپنے اندر حقوق کی ادائیگی کا جذبہ پیدا کریں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَاتُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَبِذِی

الْقُرْبیٰ وَالیتٰمیٰ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبیٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالْصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ الْسَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ہ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالاً فَخُوْراً .

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے، بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا بڑائی مارنے والا۔ (النسا:۳۶ رترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے ساتھ اور بہت سے بندوں کے بھی حقوق بیان کردئے ہیں جن سے ادائیگی حقوق کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ والدین، پڑوسی، رشتہ داروں وغیرہ کے حقوق کی کسی حد تک تفصیل برکات شریعت میں موجود ہے اس کا مطالعہ کریں۔ سرِ دست ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کتنے حقوق اور کیا کیا ہیں اسے جاننے کی کوشش کریں۔

مسلمان کے چھ حقوق:

غمخوارِ اُمت، نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلیٰ الْمُسْلِمِ سِتٌّ ،قِیْلَ :مَاھُنَّ ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: اِذَالَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ،وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ ،وَاِذَااسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ ،وَاِذَاعَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ،وَاِذَامَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَامَاتَ فَاتَّبِعْہُ. (مسلم:ج:۲رص:۲۱۳)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون کون

ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اسے ملے تو السلام علیکم کہہ اور جب وہ تجھے دعوت دے تو تو اس کی دعوت قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو تو اس کی خیر خواہی کر اور جب اسے چھینک آئے تو تو ''یَرْحَمُکَ اللّٰہُ'' کہہ اور جب وہ بیمار ہو تو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہو۔ (صحیح مسلم شریف: کتاب السلام)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر سب سے پہلا حق یہ ہے کہ بوقت ملاقات خندہ پیشانی سے اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے۔ سلام کی اہمیت وفضیلت قرآنی آیات اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام۔

(الانعام: ۵۴، ترجمہ کنز الایمان)

مذکورہ آیت کریمہ میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے اُمّت مسلمہ کو یہ تعلیم دی گئی کہ جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو پہلے سلام کریں کہ یہ محبت وجذبات کا وہ طریقہ ہے جو اللہ نے پسند فرمایا اس لیے کہ سلامتی کی دعا کا تبادلہ ہے اور جس کو سلام کیا جائے اس کو بھی چاہیے کہ وہ خوشدلی سے وعلیکم السلام کہے۔ سلام آپس میں محبت کے مضبوط کرنے اور محبت بڑھانے کا بہترین طریقہ ہے۔

اور ایک مقام پر قرآن کریم میں ایمان والوں سے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی

تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَهۡلِهَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ.

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سِوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں کو سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔

(النور: ۲۷: کنز الایمان)

ایمان والوں کو نہایت ہی کریمانہ انداز میں یہ نصیحت کی جارہی ہے کہ کسی کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک اجازت نہ لے لیں۔

اجازت لینے کا طریقہ یہ بتایا گیا کہ آنے والا اپنی آمد کی اطلاع صاحب خانہ کو سلام کے ذریعہ دے، اگر سلام بلند آواز سے کرنے کے باوجود گھر والوں کو آنے کی اطلاع بذریعہ سلام ممکن نہیں تو پھر دروازے پر دستک دے۔ ڈور بیل بجائے اور اندر سے جواب کا انتظار کرے۔ اور دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو بلکہ دروازے کے کنارے پر کھڑا رہے تا کہ بے پردگی نہ ہو۔ اگر اندر سے نہ جواب آتا ہے اور نہ دروازہ کھولا جاتا ہے تو پھر ناراض ہو کر نہیں بلکہ رب کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے واپس ہو جائے اور کسی قسم کی بدگمانی نہ کی جائے بلکہ حسنِ ظن سے کام لیا جائے اور اندر والوں کی مجبوری یا مصروفیت پر محمول کیا جائے۔ ہوسکتا ہے کہ صاحب خانہ غسل کر رہا ہو یا گھر میں عورت نماز پڑھ رہی ہو وغیرہ۔ یاد رکھیں یہ حکم قرآن ہے جس پر عمل کرنا بندہ مومن پر واجب ہے۔

خود نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل دیکھیے کہ ایک دن حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر طلبِ اجازت کے لیے "اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ" فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اور

آہستہ سے جواباً عرض کیا ''وَعَلَیْکُمُ السَّلاَمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ'' ۔حضرت سعد کی آواز چونکہ پست تھی اس لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک نہ پہونچ سکی تو سرکار رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سلام فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر آہستہ سے جواب دیا۔ آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ سلام کیا۔ حضرت سعد نے پھر آہستہ سے جواب دیا۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر انتظار کے بعد واپس جانے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یارسول اللہ! یارسول اللہ! کہتے کہتے دوڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد! ہم نے تین مرتبہ اجازت طلب کی لیکن تم نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا اس لیے ہم واپس جارہے تھے۔ حضرت سعد مودبانہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام سنا اور تینوں بار جواب دیا لیکن آہستہ تاکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بار بار مجھے سلام فرمائیں اور مجھے اس کی برکت حاصل ہو۔

سبحان اللہ! ان عاشقوں کا بھی کیا ایمان تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے حصول برکت کا موقع تلاش کرتے رہتے تھے، اس قسم کے متعدد واقعات احادیث مبارکہ میں پائے جاتے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو '' لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْھِہٖ'' دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ '' وَلٰکِنْ مِّنْ رُّکْنِہِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ'' دائیں یا بائیں دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔

قرآن اپنے ماننے والوں کو گھروں میں داخل ہونے طریقہ یوں بیان فرماتا ہے:

☆" فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتاً فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ".

پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو، ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ، اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔ (النور:۶۱ رکنز الایمان)

دوسری آیت میں ہے:

☆"وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْباً".

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو، بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (النساء:۸۶ رترجمہ کنز الایمان)

"وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَةَ اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْءً بِجَھَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِہٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"

اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام، تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔ (الانعام:۵۴)

سلام کی اہمیت کو مزید سمجھنے کے لیے چند قرآنی آیات کا اور مطالعہ کریں۔ قرآن کریم میں ہے کہ فرشتے جب مومنوں کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو آ کر سلام علیک کرتے ہیں۔

☆کَذٰلِکَ یَجْزِی اللّٰہُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ

سَلَامٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں، یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر، جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کئے کا۔ (النحل: ۳۱/ ترجمہ کنزالایمان)

اسی طرح قرآن مقدس میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

☆ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا. حَتّٰی اِذَا جَآءُوْھَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَقَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ. اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہونچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔ (الزمر: ۷۳/ ترجمہ کنزالایمان)

اور جب یہ پاکیزہ اور متقی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو فرشتے جنت کے ہر دروازے میں داخل ہو کر ان بندگان نیک کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں گے۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے: وَالْمَلٰئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ٥ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر، تمہارے صبر کا بدلہ، تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ (الرعد: ۲۳، ۲۴/ ترجمہ کنزالایمان)

اور جنتی آپس میں ایک دوسرے کا استقبال انہیں کلمات سے کریں گے۔

☆ دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ. اور ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے۔ (سورۂ یونس: ۱۰/ کنزالایمان)

یہاں تک کہ خود اللہ رب العزت کی طرف سے بھی اہل جنت کے لیے سلام ورحمت

کی صدائیں ہوں گی۔ارشاد ہوتا ہے۔

☆اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِهُوۡنَ .هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوۡنَ .لَهُمۡ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا یَدَّعُوۡنَ .سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ.

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاؤوں میں چین کرتے ہیں۔وہ اوران کی بیبیاں سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے۔ان کے لیے اس میں میوہ ہے اوران کے لیے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔ (یٰس:۵۵رکنز الایمان)

گویا مومن کے لیے ہر چہار جانب سے سلام ہی سلام کی صدائیں ہوں گی۔

☆لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِیۡمًا اِلَّا قِیۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ٥

اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری، ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔

(سورۂ واقعہ:۲۵،۲۶رکنز الایمان)

قرآن وحدیث کی واضح ہدایت کے بعد ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ اپنی طبیعت کے مطابق ملاقات کے طریقے کو اختیار کرنے کے بجائے شریعت کا طریقہ اختیار کرے تا کہ دونوں جہاں کی برکتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔

بہتر اسلام کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا ” اَیُّ الۡاِسۡلَامِ خَیۡرٌ“ کون سا اسلام سب سے اچھا ہے؟ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ” تُطۡعِمُ الطَّعَامَ وَتَقۡرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنۡ عَرَفۡتَ وَ مَنۡ لَّمۡ تَعۡرِفۡ“ کہ کھانا کھلاؤ اور جانے اورانجانے لوگوں کو سلام کرو۔ (بخاری،ج:۱ص:۹رمسلم،ج:۱ص:۴۸)

سلام سے محبت پیدا ہوتی ہے

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا''تم جب تک مومن نہ بن جاؤ گے جنت میں نہ داخل ہوسکو گے اور جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو گے مومن نہ بن سکو گے، کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کردوں کہ جب تم اسے عملی جامہ پہناؤ تو تمہارے آپس میں محبت پیدا ہو جائے؟ سنو!''اُفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ'' سلام کو خوب پھیلاؤ۔ (مسلم شریف: ج:۱/ص:۵۴)

اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص اسی وقت کامل ایمان والا ہوسکتا ہے جب اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرے اور محبت کی علامت یہ ہے کہ ملاقات ہونے پر سلام کرے ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:اُفْشُوا السَّلَامَ تَحَابُّوا'' سلام پھیلاؤ باہم محبت پیدا ہوگی۔ بعض مسلمان بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ ملاقات ہونے پر بات چیت شروع کردیتے ہیں اور سلام بعد میں کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ جب بھی کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اولاً سلام کریں پھر گفتگو کا آغاز کریں کہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کہ '' اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ'' گفتگو سے پہلے سلام ہو۔ (ترمذی: ج:۲/ص:۹۹)

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی ایک روایت یوں ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سلام کلام سے پہلے ہو اور کسی کو کھانے کی دعوت نہ دو جب تک کہ وہ سلام نہ کر لے۔ (ترمذی شریف)

حسبِ زیادتیِ الفاظ اجر میں اضافہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوئے اور " **السلام علیکم**" کہا، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو جواب دے کر ارشاد فرمایا کہ انہیں دس نیکیاں ملیں، پھر ایک دوسرے صحابی حاضرِ خدمت ہو کر یوں سلام عرض کرتے ہیں "**السلام علیکم ورحمة الله**" حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ان کو جواب دے کر ارشاد فرماتے ہیں "انہیں بیس نیکیاں ملیں، پھر ایک اور صحابی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر سلام بایں الفاظ کرتے ہیں " **السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتهٗ**" ان کو جواب دے کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ انہیں تیس نیکیاں ملیں۔ (ترمذی شریف: ج:۲ رص:۹۸)

سلام میں کون پہل کرے؟

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے کثیر تعداد والوں کو سلام کہیں"۔ (بخاری: ج:۲ رص:۹۲۱)

نیز انہیں سے ایک اور روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی تعداد والے زیادہ کو سلام کریں۔ (بخاری: ج:۲ رص:۹۲۱ رمسلم: ج:۲ رص:۲۱۲)

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری

حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "اَلْبَادِیُ

بِالسَّلَامِ بَرِیٌّ مِّنَ الْکِبَرِ ”سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔(بیہقی شریف)

حضرتِ ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ”جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمتِ الٰہی کا زیادہ مستحق ہے“۔(ترمذی:ض:۲رص:۹۹)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچوں کو سلام کرتے تھے

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا راوی ہیں کہ حضور ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔(بخاری:ج:۲،ص:۹۲۳رمسلم:ج:۲،ص:۲۱۴)

اللہ سے زیادہ قریب کون؟

حضرتِ ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔

(الترغیب والترہیب:ج:۲،ص:۳۴۷)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سلام میں پہل کرنے والوں کو قربِ خداوندی کی لازوال اور بے بہا دولت حاصل ہوتی ہے۔

گھر والوں کو سلام نزولِ برکت کا باعث

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو کہ اس کے سبب تم پر اور تمہارے اہل پر برکت کا نزول ہوگا۔ (ترمذی شریف:ج:۲رص:۹۹)

قارئین کرام! آج جب کہ ہر گھر بے برکتی اور مصائب وآلام کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ محسن انسانیت، نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ اس نسخے سے بے برکتی اور

پریشانیوں کا علاج ہم کر سکتے ہیں۔تو پھر آج ہی عزم مصمم کریں کہ جب بھی گھر میں داخل ہوں گے گھر والوں کو سلام کریں گے۔

مجلس بدلے تو پھر سلام کریں

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے، اس لئے کہ پہلی مرتبہ کا سلام کرنا پچھلی مرتبہ کے سلام کرنے سے زیادہ بہتر نہیں (یعنی جیسے وہ سنت ہے یہ بھی سنت ہے)۔(ترمذی:ج:۲رص:۱۰۰)

ایک اور روایت آپ بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیئے کہ اسے سلام کرے پھر اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ایک دوسرے سے ملیں تو پھر سلام کریں۔(ابوداؤد شریف:ج:۲رص:۷۰۷)

سلام دوسرے اقوام کے طرز پر نہ ہو

حضرتِ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے جد (دادا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ”جو دوسروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو کہ انگلیوں سے اشارہ کرنا یہودیوں کا سلام ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا سلام ہے۔ (ترمذی شریف:ج:۲رص:۹۹)

کسی کا سلام پہنچے تو جواب کیسے دیں؟

حضرتِ غالب کی روایت ہے کہ حضرتِ امامِ حسنِ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

ایک شخص آئے اور اپنے والد کے توسط سے اپنے دادا کا واقعہ یوں عرض کئے کہ ایک مرتبہ میرے والد نے مجھے نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں بھیجا اور کہا کہ حضور کی خدمت میں جا کر میرا اسلام پیش کرو، چنانچہ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر اپنے والد کا سلام پیش کیا، اُس پر حضور نے یوں جواب دیا" عَلَیۡکَ وَ عَلٰی اَبِیۡکَ الۡسَّلَامُ". (ابوداؤد شریف: ج:۲رص:۷۱۰)

جب کسی مسلمان سے سلام کریں تو صرف سلام پر اکتفا نہ کریں بلکہ مصافحہ بھی کریں کہ مصافحہ کرنا سنت ہے اور بے حساب اجر وثواب کا باعث ہے۔ اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت براء بن حازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں تو ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد: ج:۲رص:۷۰۸)

سلام کو اپنے مسلمان بھائی کا حق سمجھئے اور اس حق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتیں بلکہ فراخ دلی کا مظاہرہ کریں۔ سلام کرنے میں بخیلی نہ کریں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخیلی کرے۔ (الادب المفرد)

ایک اور مقام پر تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی خدا سے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ (ابوداؤد: ج:۲رص:۷۰۶)

رب تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

☆☆☆

دوسرا حق:

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے بھائی کی دعوت قبول کرے۔ دعوت قبول کرنا سُنَّت ہے اور اتباعِ سنت دارین میں فلاح و بہبود کا سبب ہے۔ دعوت اور اس کے آداب پر چند احادیث پیش کرتا ہوں، پڑھیں اور عملی جامہ پہنا کر دارین کی بھلائیاں حاصل کریں۔

دعوت دی جائے تو قبول کریں

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ''اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلیٰ الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا'' جب تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ پر بلایا جائے تو ضرور حاضر ہو۔ (بخاری شریف: ج:۲رص:۷۷۷)

کئی دعوتیں ہوں تو کیا کرے؟

ایک صحابی کی روایت ہے کہ حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب دو دعوت کرنے والے جمع ہو جائیں تو نزدیک تر دروازے والے کی دعوت قبول کرو اور اگر ان میں سے کوئی پہلے آئے تو پہلے والے کی دعوت قبول کرو۔ (ابوداؤد شریف: ج:۲رص:۵۲۷)

بغیر بلائے دعوت میں جانا

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ''مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ'' جو دعوت دے

جانے کے باوجود حاضر نہ ہو، وہ اللہ ورسول کا نافرمان ہے۔ "وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقاً وَّ خَرَجَ مُغِیْراً" اور جو بے دعوت کے شریکِ دعوت ہو جائے وہ چور کی شکل میں داخل ہوا اور ڈاکو کی شکل میں نکلا۔ (ابوداؤد: ج:۲رص:۵۲۵)

دعوت میں اہلِ خانہ کی شرکت

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے چند عورتوں اور بچوں کو شادی کی دعوت سے واپس آتے دیکھا تو جوشِ مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا "اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ" اللہ گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (بخاری شریف: ج:۲رص:۷۷۸)

صرف اہلِ ثروت کی دعوت شر ہے

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا " شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃُ یُدْعیٰ لَھَا الْاَغْنِیَآءُ وَ یُتْرَکُ الْفُقَرَآءُ وَ مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصٰی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ" سب سے بری دعوت اس ولیمہ کی دعوت ہے جس میں اہلِ ثروت کو مدعو کیا جائے اور غربا کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری: ج:۲رص:۷۷۸)

غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان حرف بہ حرف سچ ثابت ہوا۔ آج کل دعوت ولیمہ میں دور دراز کے مال داروں، لیڈروں اور سیاسی لوگوں کو مدعو کر کے فخر کیا جا رہا ہے۔ مسلم غیر مسلم کا امتیاز اٹھتا جا رہا ہے۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی دعوت جس میں غربا و مساکین کا خیال نہ رکھا جائے وہ سنت نہیں بدعت ہے اور اجر وثواب کے بجائے

عذاب وسزا کا باعث ہوگی۔ اللہ ہم سب کو تمام کاموں کو سنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فخریہ انداز کی دعوت میں شریک نہ ہوں

حضرتِ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے "**متبارعین**" (فخریہ کھلانے والوں) کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد شریف: ج:۲رص:۵۲۷)

ولیمہ کی دعوت کی جائے

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ" ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری سے۔ (بخاری: ج:۲رص:۷۷۶)

شادی کی دعوت کتنی طویل ہو

حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پہلے دن کا کھانا حق ہے (یعنی ثابت ہے، اسے کرنا چاہئے)۔ دوسرے دن کا کھانا سنت اور تیسرے دن کا کھانا دِکھاوا ہے اور جو دِکھاوا کرے اللہ تعالیٰ اس کا دِکھاوا کر دے گا۔ (ترمذی: ج:۱رص:۲۰۸)

ضیافت کتنے دن کی ہو؟

حضرتِ ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن اور رات اس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اور رات مہمان کی خاطر داری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے) اور ضیافت تین دن ہے (یعنی جو کچھ حاضر ہو پیش کرے، تکلف کی

ضرورت نہیں) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔ (بخاری: ج:۲،ص:۹۰۶/ابوداؤد: ج:۲،ص:۵۲۶)

☆..............☆..............☆

تیسرا حق:

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر تیسرا حق یہ ہے کہ اپنے بھائی کی خیر چاہے۔

مسلمان آپس میں بھائی ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ." مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرواور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔ (الحجرات: ۱۰/ترجمہ کنزالایمان)

اسلام خیرخواہی کا مذہب ہے

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" کہ دین خیرخواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا کس کی؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "لِلّٰهِ وَلِكِتٰبِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَآمَّتِهِمْ" اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، ائمۂ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔ (مسلم شریف: ج:۱،ص:۵۴)

اللہ کے لیے خیرخواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک معبود مانیں، اس کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں، اسے تمام عیوب و نقائص سے منزہ اور تمام صفات کمالیہ کا جامع جانیں۔

رسول کے لیے خیرخواہی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی رسالت کی تصدیق کریں، آپ

پر ایمان لائیں، آپ کی تعظیم وتوقیر کریں اور آپ کی اطاعت اور تعاون کریں۔

ائمۂ مسلمین کے لیے خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے اور امورِ حق میں ان کا تعاون کیا جائے اور عامۂ مسلمین کی خیر خواہی سے مراد ان کے حقوق کی ادائیگی ہے۔

حافظ ابوالقاسم طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سلسلے میں ایک بڑی دل پزیر اور عبرت خیز عبارت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحابیٔ رسول حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو ایک گھوڑا خریدنے کے لیے بازار بھیجا، انہوں نے تین سو روپیے میں گھوڑا خریدا اور گھوڑے اور اس کے مالک کو اپنے ہمراہ لے کر گھر آئے تاکہ یہیں ان کو دام ادا کردیا جائے، حضرت جریر نے گھوڑے کو دیکھ کر اس کے مالک سے فرمایا: ”فَرُسُکَ خَیرٌ مِّنْ ثَلٰثِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ اَبِیْعُہ' بِاَرْبَعِ مِائَۃٍ“ تمہارا گھوڑا تین سو روپیے سے زائد کا ہے کیا تم اسے چار سو روپیے میں بیچوگے؟ مالک نے کہا آپ کی مرضی۔ پھر حضرت جریر نے فرمایا: تمہارا گھوڑا بیش قیمت ہے اسے پانچ سو روپیے میں فروخت کروگے پھر اسی طرح یہ دام بڑھاتے رہے یہاں تک کہ فرمایا تمہارا گھوڑا آٹھ سو روپیے کا ہے اتنے میں بیچوگے؟ گھوڑے کا مالک تو راضی ہی تھا آٹھ سو روپیے میں خریداری ہوگئی۔ حضرت جریر سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا ”اِنِّی بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلیٰ النُّصحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ“ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی ہے۔

(شرح مسلم نووی ر ص،۵۵ر ج،۱)

بغیر خیر خواہی کے ایمان بھی نامکمل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشادفرمایا: ”لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ“ کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرنے لگے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔(بخاری: ج:۱،ص:۶/مسلم: ج:۱،ص:۵۰)

خیرخواہی کی برکات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو رسوا کرے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مشغول رہتا ہے اللہ اس کی ضرورت کو پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ قیامت کے دن اس کے مصائب میں سے کوئی مصیبت دور فرمادے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (بخاری ومسلم)

قارئین! غور کریں کہ خیرخواہی کرنے والے کے لیے کتنی عظیم بشارت ہے اور قیامت کے ہولناک دن خیرخواہی اسے کتنا کام آئے گی کہ اللہ رب العزت خیرخواہی کے سبب اس کی مشکلات کو آسان فرمادے گا۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کا برا نہ چاہیں، ہمیشہ مسلمان کی خیر چاہیں۔ بلکہ کسی مسلمان کا برا سوچیں بھی نہیں ان شاء اللہ آپ کا بھی برا نہ ہوگا۔

مسلمان ایک دوسرے کی دیوار

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ایک مؤمن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے، اس کے اجزا ایک دوسرے سے مضبوط ہوتے ہیں۔(بخاری: ج:۲،ص:۸۹۰/ترمذی: ج:۲،ص:۱۴)

مسلمان ایک جسم ہیں

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’تم مؤمنوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے میں اور ایک دوسرے کے ساتھ نبھانے اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح ہیں، جب جسم کے ایک عضو میں تکلیف ہو تو سارا جسم درد اور بخار سے کراہتا ہے۔ (مسلم: ج:۲/ص:۳۲۱)

حضرت نعمان بیان کرتے ہیں کہ رسول دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’تمام مؤمنین ایک جسم کی طرح ہیں جب اس کی آنکھ میں تکلیف ہوگی تو سارے جسم میں تکلیف ہوگی اور اگر اس کے سر میں درد ہوگا تو سارے جسم میں درد ہوگا۔ (مسلم: ج:۲/ص:۳۲۱)

اللہ ربّ العزّت ہم سب کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کی توفیق عطا فرمائے۔

☆..........☆..........☆

☆☆☆

چوتھا حق: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر چوتھا حق یہ ہے کہ جب اسے چھینک آئے ’’یَرْحَمُکَ اللّٰہُ‘‘ کہے۔

چھینک اللہ کو پسند ہے

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جماہی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر وہ مسلمان جو اسے سنے، اس پر یہ حق ہے کہ ’’یَرْحَمُکَ اللّٰہُ‘‘

کہے۔ جماہی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان روکے کیوں کہ جب تم میں سے کسی کو جماہی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔(بخاری: ج:۲رص:۹۱۹)

چھینک آئے تو کیا کیا جائے؟

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ '' کہے،
اس کا بھائی یا ساتھی اس سے ''یَرْحَمُکَ اللّٰہُ'' کہے اور جب چھینکنے والے کو ''یَرْحَمُکَ اللّٰہُ'' کہا جائے تو وہ ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ'' کہے۔(بخاری: ج:۲رص:۹۱۹)

جو '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے اسے ہی جواب دیا جائے

حضرتِ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی چھینک کر '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے تو اسے ہی جواب دو اور جو اللہ کی حمد نہ کرے اسے جواب نہ دو۔(مسلم: ج:۲رص:۴۱۳)

چھینک کے وقت کیا کرے؟

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرۂ انور کو دستِ اقدس یا کسی کپڑے سے چھپا لیتے، نیز اس میں آواز پست کرتے۔ (ترمذی: ج:۱رص:۱۰۳)

تین مرتبہ تک چھینک کا جواب دیا جائے

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو تین دفعہ تک چھینکنے پر جواب دو، اگر اس سے زیادہ آئے تو وہ زکام ہے۔(ابو

داؤد شریف: ج:۲/ص:۶۸۶)

حضرتِ عبیس بن رفاعہ کہتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ چھینکنے والے کا جواب تین مرتبہ تک دو، اگر اس سے بڑھے تو چاہے اسے جواب دے یا چاہے تو نہ دے۔ (مشکوٰۃ: ص:۴۰۶)

جماہی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھیں

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھے کیوں کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف: ج:۲/ص:۴۱۳)

☆..............☆..............☆

☆☆☆

پانچواں حق:

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر پانچواں حق یہ کہ جب بیمار ہو تو عیادت کرے۔ عیادت عربی لفظ ہے عَود سے بنا ہے جس کا معنی لوٹنا، رجوع کرنا۔ چوں کہ بیمار کی عیادت کرنے والا بیمار کے پاس گاہے بگاہے آتا جاتا اور رجوع کرتا ہے اس لیے یہ لفظ انہی معنوں میں مستعمل ہے۔

عیادت (بیمار پرسی) بڑا اہم اخلاقی فریضہ ہے۔ جب کوئی عزیز، رشتہ دار، دوست، ہم سایہ یا اور کوئی تعلق رکھنے والا بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے لیے ضرور جانا چاہیے کہ اس سے رب کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور بیمار پرسی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری سُنّت بھی ہے۔ یہاں عیادت کی اہمیت اور آداب پر چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ عمل کر کے ان گنت نیکیاں کمائیے۔

مریض کی عیادت کرو

حضرتِ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ''اَطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَ عُوْدُوْا الْمَرِیْضَ وَ فُکُّوْا الْعَانِی'' کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔ (بخاری: ج:۲ر ص:۸۴۳)

عیادت کیسے کی جائے؟

حضرتِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب کوئی بیمار کی عیادت کے لئے جائے تو یہ کہے '' اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْیَمْشِی لَکَ اِلیٰ جَنَازَۃٍ'' (اے اللہ! تیرے اس بندے کو شفا عطا فرما تا کہ یہ تیرے دشمن کو سزا دے سکے یا تیری رضا کے لئے کسی جنازے کے ساتھ چل سکے)۔

(ابوداؤد: ج:۲ر ص:۴۴۳)

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کے غم کو دور کرنے کی کوشش کرو، یہ تقدیر میں کچھ تغیر نہ کرے گا (یعنی موت تو اپنے وقت پر ہی آئے گی) لیکن اس سے اس کی جان کو راحت ہوگی۔ (ابنِ ماجہ شریف: ص:۱۰۴)

عیادت کی فضیلت

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے ارشاد فرمایا کہ جو مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی یہ ندا لگاتا ہے ” طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاکَ وَ تَبَوَّءْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً“ تجھے بشارت ہو، تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت کی ایک بڑی منزل پائی ہے۔ (ابنِ ماجہ شریف:ص:۱۰۴)

حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام میں عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں نیز اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوتا ہے۔

(ترمذی:ج:۱،ص:۱۹۱/ابوداؤد:ج:۲،ص:۴۴۲)

عیادت کی ایک عجیب ترغیب

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا ”اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہ کی تھی“ بندہ عرض کرے گا ”اے میرے رب! تو تو ربّ العٰلمین ہے، میں کیسے تیری عیادت کرسکتا؟ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”کیا تجھے یہ نہ معلوم تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی، تو جانتا ہے؟ اگر تو نے اس کی عیادت کی ہوتی تو مجھے ضرور اس کے پاس پاتا۔ (مسلم شریف:ج:۲،ص:۳۱۸)

عیادت سببِ رحمت

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ مریض کے

پاس بیٹھتا ہے (عیادت کی خاطر) تو اس میں نہانے لگتا ہے۔ (مسند امام احمد)

عیادت جہنم سے دوری کا سبب

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھے طور پر وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی بنیتِ ثواب عیادت کی تو وہ جہنم سے ستّر سال (کے سفر) کی مسافت کے برابر دور کر دیا جائے گا۔ (ابوداؤد: ج:۲/ص:۴۴۱)

عیادت جنت کی خوشہ چینی کے مماثل

حضرتِ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کی خوشہ چینی کرتا ہے جب تک کہ عیادت میں لگا رہے۔ (مسلم شریف: ج:۲/ص:۳۸۱)

بخار کو برا نہ کہو

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک مرتبہ حضرتِ اُمِّ سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم کپکپا رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے، اس پر حضور نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ بخار انسانوں کے گناہوں کو اسی طرح صاف کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔ (مسلم شریف: ج:۲/ص:۳۱۹)

مریض کچھ خواہش کرے تو پوری کرو

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان سے دریافت فرمایا تمہیں کس

چیز کی خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کی گیہوں کی روٹی کی خواہش ہے، اس پر حضور نے فرمایا : جس کسی کے پاس گیہوں کی روٹی ہو تو وہ اپنے اس بھائی کے پاس بھیج دے، پھر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا " اِذَا اشْتَھٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئاً فَلْیُطْعِمْہُ" جب تمہارا کوئی مریض کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے کھلاؤ"۔ (ابنِ ماجہ: ص:۱۰۴)

مریض سے دعا کرائی جائے

حضرتِ عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیوں کہ اس کی دعا (قبولیت کے سلسلہ میں) ملائکہ کی دعا کی طرح ہے۔ (مشکوٰۃ: ص:۱۳۸)

زیادہ دیر تک مریض کی عیادت نہ کریں

حضرتِ سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا" اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَامِ" بہترین عیادت یہ ہے کہ (مزاج پرسی کے بعد) جلدی قیام ہو۔ (مشکوٰۃ شریف: ص:۱۳۸)

مریض کے لئے یوں دعا کرے

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرے اور سات بار یہ دعا پڑھے " اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ" تو اسے ضرور شفا حاصل ہو گی الّا یہ کہ اس کی موت کا وقت آ گیا ہو۔ (ابوداؤد: ج:۲/ص:۴۴۲)

ہر بیماری کی دوا موجود ہے

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کے ئے شفا نہ اتاری ہو۔

(بخاری: ج:۲ص:۸۴۸)

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بیماری کی دوا ہے تو جب بیماری کو دوا مل جاتی ہے تو بحکمِ خدا انسان شفایاب ہوتا ہے۔

(مسلم: ج:۲ص:۲۲۵)

دوا کریں لیکن: حضرتِ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو پیدا فرمایا ہے اور ہر بیماری کی دوا متعین فرمائی ہے لہٰذا دوا کرو لیکن حرام چیزوں سے نہیں۔ (ابوداؤد: ج:۲ص:۵۴۱)

☆............☆............☆

☆☆☆

چھٹا حق:

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر چھٹا حق یہ ہے کہ جب وہ انتقال کر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ میں شامل ہو۔

موت برحق ہے ہر ایک کو موت کو مزہ چکھنا ہے کسی کو موت سے چھٹکارا نہیں۔ اگر آج آپ کا کوئی مسلمان بھائی اس دارِ فانی سے کوچ کر رہا ہے تو یہ خوشی کا موقع نہیں کیوں کہ کل آپ کی بھی باری ہے۔ لہٰذا جب آپ کے مسلمان بھائی یا بہن کا انتقال ہو جائے تو اتباع

سنت کرتے ہوئے اس کے جنازہ میں شامل ہوں۔ جنازے کی نماز پڑھنا اور جنازے کو کاندھا دینا دونوں نہایت ہی اجروثواب کے باعث ہیں۔ درج ذیل سطور میں کچھ فضائل وآداب پیش ہیں، پڑھیں اور عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

کاندھا دینا سنتِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: "مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا" کہ جو جنازے کے ساتھ چلا اور تین مرتبہ اسے کاندھا دیا تو اس پر جو جنازے کا حق بنتا تھا اس کو اس نے ادا کردیا۔ صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ شرح السنۃ میں یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے کو دو لکڑیوں پر اٹھایا۔ (مشکوٰۃ: ص:۱۴۶)

جنازے میں جلدی کرو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازے میں جلدی کرو کیوں کہ اگر وہ نیک ہے تو گویا کہ اسے تم خیر کی طرف جلدی لے جارہے ہو اور اگر اس کے علاوہ تو ایک ایسا برا بوجھ ہے جسے تم جلد اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔ (مسلم شریف)

جنازے کے آگے نہ چلیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ متبوع ہے تابع نہیں اور جو اس کے آگے ہو وہ جنازے کے ساتھ نہیں۔ (ابوداؤد: ج:۲ر ص:۴۵۳)

اجرحسبِ شرکت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی نیت سے شریک ہوا اور وہ نمازِ جنازہ اور تدفین تک شریک رہے تو بلا شبہ دو قیراط لے کر واپس ہوتا ہے جن میں کے ہر قیراط کا ثواب اُحد پہاڑ کے برابر ہے اور جو نمازِ جنازہ پڑھ کر تدفین سے قبل لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط لے کر لوٹتا ہے''۔ (بخاری: ج:۱ص:۱۲)

جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازے کے ساتھ شریک تو جب تک کہ اسے نہ رکھ دیا جائے نہ بیٹھے۔ (مسلم شریف)

سوار رہ کر جنازے میں شرکت نہ چاہے

حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے تو حضور نے چند لوگوں کو سوار دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس سے حیا نہیں کرتے ہو کہ اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو۔ (ترمذی: ج:۱ص:۱۹۶)

میت کی نیکیوں کا چرچا کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کی اچھائیوں کا چرچا کرو اور ان کی برائیوں سے کفِ لسان کرو۔

(ترمذی: ج:۱ص:۱۹۸)

قارئین کرام! اللہ کے پیارے رسول، کونین کے آقا، رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسلامی معاشرت کا جو قانون عطا فرمایا ہے اُسی پر عمل پیرا ہو کر ہم دونوں جہاں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا کردہ اُصول وقوانین کے علاوہ میں فلاح و بہبود تلاش کرنا صحرا میں آبِ شیریں کے تلاش کی مانند ہے۔ مغربی کلچر کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے کے بجائے اُسوۂ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کے تمام گوشوں میں جگہ دیں کہ اسی میں دارین کی کامیابی پوشیدہ ہے۔

ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی

وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی

☆.....☆.....☆